لیکن ظلم و تشدد کو حق بجانب ٹھہرانے کے لیے بائیبل کو استعمال کرتے ہیں"

افریقہ

عیسائیت نے افریقہ میں اپنے قدم جما لئے ہیں۔ اقوام متحدہ کی رپورٹ

"آپ حیرت انگیز لوگ ہیں۔ آپ یوگنڈائی قابلِ تعریف ہیں۔ خدا یوگنڈا کو اپنے برکت سے نوازے۔ حالیلویا! اے خداوند کے نام پر برکت دے۔ میں اپنے نفس میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ خداوند کمپالا شہر پر اپنی مقدس روح نچھاور کرنے والا ہے اور یہ شہر ایک زبردست ارتعاشی کی لپیٹ میں آنے والا ہے۔ حالیلویا: حالیلویا! حمد و ثنا خداوند کے لیے"

یہ الفاظ مغربی جرمنی کے مبلغ محترم رین ہارڈ بونکے کے ہیں جو اس نے "معزانہ مسیحی جنگ" کے لیے کمپالا کے اپنے چھ روزہ دورے کے دوران کہے۔ ان کا یہ دورہ اس بات کا مزید ثبوت ہے کہ مشرقی افریقہ، مغربی عیسائی مبلغین کے لیے روز افزوں زرخیز علاقہ بن رہا ہے۔

کینیا، عظیم اجتماعات سے خطاب کرنے والے مقامی اور غیر ملکی مبلغین کے لیے طویل عرصے سے ایک ممتاز مقام رہا ہے۔ بنیاد پرست عیسائیوں کو اس وقت درپیش چیلنج یہ ہے کہ وہ کینیا کے غریب ہمسائے یوگنڈا کے مذہب کو تبدیل کریں۔ جسے بیس سال کی شورش کے بعد امن نصیب ہوا ہے اور اب بہت بڑے سیاسی اور اقتصادی مسائل کا سامنا ہے۔

رین ہارڈ بونکے کا کام مستقبل میں آنے والے حالات کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس کے دورے کے فوراً بعد اخبارات میں 4 امریکی مبلغین کے 5 روزہ "مقدس تعلیمات کے جنگ" کا اعلان شائع ہوا۔ ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ٹیلیویژن پر نامور مبلغ بلی گراہم کو نمایاں طور پر پیش کیا گیا۔

مسیحی تبلیغ اس وقت ایک بہت بڑی برآمدی صنعت بن چکی ہے۔ خاص طور پر امریکہ میں، جہاں کے بنیاد پرست عیسائی پوری دنیا میں گشت کرتے پھرتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا کاروبار ہے۔ جس میں مختلف مشنریوں کی ایک بڑی تعداد کے لیے کروڑوں ڈالر کا چندہ اکٹھا کیا جاتا ہے۔ یہ مشنریاں تیسری دنیا میں نئے سامعین کی تلاش میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتی ہیں۔

مسٹر بونکے نے بتایا کہ ان کے یوگنڈا کے دورے پر ایک لاکھ ڈالر خرچ ہوتے ہیں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ اتنی رقم کہاں سے آتی ہے تو انہوں نے بتایا کہ عالمی سطح پر خدا کی مخلوق کے لیے یہ آزادانہ جذبہ قربانی تھا جس نے ہمیں یہ سب کچھ کرنے پر آمادہ کیا۔ وسیع پیمانے پر مشتہر یہ مسیحی جنگ عیسائی مبلغین کی افریقہ میں اعلانیہ موجوگی کا مظہر ہیں۔ بہت سے بنیاد پرست گروپوں کے متعدد ملکوں میں مشن قائم ہیں۔ جو امداد صحت اور بہبود کے پروگرام چلاتے ہیں۔ مثال کے طور پر جمی سویگرت کی بچوں کی دیکھ بھال مشنریاں 17 افریقی ملکوں میں سکولوں، یتیم خانوں اور کلینکوں کو امداد مہیا کرتی ہیں۔

اس میں شک کی گنجائش کم ہی ہے کہ مبلغین کو کامیابی ایسی جگہوں پر حاصل ہوئی جہاں حکومتیں اور مستحکم چرچ اکثر ناکام ہوگئے۔ وہ غریبوں اور ضرورت مندوں کو لنگر مہیا کرتے ہیں۔ وہ انہیں بتاتے ہیں کہ وہ اپنی موجودہ زاروزبوں زندگی پر پریشان نہ ہوں۔ کیونکہ بعد ازاں جنت کے وارث وہی ہوں گے۔

ان الزامات کے باوجود مبلغین کے جنوبی افریقہ کے سفید فاموں کے ساتھ روابط ہیں جنہوں نے بونکے جیسے افراد کے گرد گھیرا ڈال رکھا ہے۔ عیسائی افریقہ میں ان کی خوب خاطر مدارات کی جاتی ہے۔ یہ لوگ نائیجیریا سے ملاوی، کینیا سے زائر اور گھانا سے یوگنڈا تک سفر کرتے رہتے ہیں اور انہیں کام یا سفر کا اجازت نامہ حاصل کرنے میں بہت کم مشکلات پیش آتی ہیں۔ کچھ حکومتیں تبلیغ کی مقبولیتِ عامہ کی معترف ہیں اور عوام پر اس کے سکون آور اثرات پر تسکین محسوس کرتی ہیں۔

مزید برآں پرانی طرز کی مذہبی جنگ (CRUSADES) کے اس جدید انداز کا مقصد یہ ہے کہ اس کے ذریعے اسلام اور روایتی افریقی مذاہب کے اثرات کی روک تھام کی جائے۔ یہ ایک مخصوص قسم کی عیسائیت ہے۔ جس میں کسی اور مذہب کی کوئی گنجائش نہیں۔ بونکے کے الفاظ میں یہ "دانشورانہ غارت گری" ہے۔

تبلیغ کا کام بڑے جاذب انداز میں سرانجام پاتا ہے۔ موسیقی کے ذریعے، جذباتی دعاؤں کے ذریعے اور سب سے بڑھ کر ان ڈرامائی وعدوں کے ذریعے جن میں یہ یقین دلایا جاتا ہے کہ بیمار دعا سے تندرست ہوجائیں گے۔ نابیناؤں کو دکھائی دینے لگے گا۔ بہروں کی سماعت بحال ہوجائے گی اور اپاہج چلنا شروع ہوجائیں گے۔

اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں کہ بہت سے یوگنڈائی، جو کئی سالوں تک تشدد اور عدم

تحفظ کا شکار رہے ہیں اور جو اس وقت "ایڈز" (AIDS) کے ایک بڑے مسئلے اور سخت اقتصادی تعمیرِ نو کا سامنا کر رہے ہیں مبلغین کی جانب کھچے جا رہے ہیں۔ پر جوش تبلیغ، انہیں سکولوں کی فیس، خوراک اور پانی کے حصول اور ہسپتالوں کے بلوں کی ادائیگی جیسے لامتناہی مسائل کو بھلا دینے میں مدد دیتی ہے۔ بیمار لوگ شفا بخش نشستوں میں شریک ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہسپتالوں کا رخ اس لیے نہیں کرتے، کہ یا تو ان کے پاس فیس نہیں ہوتی یا وہاں پر سہولتوں کا فقدان ہوتا ہے۔ اس طرح عیسائی مبلغ ان لوگوں کو مسائل سے بچنے کے لیے فرار کا رستہ دکھاتے ہیں چاہے یہ عارضی ہی سہی۔

بونکے جیسے مبلغین سامعین میں جوش و خروش اور ہیجان پیدا کرتے ہیں۔ پوپ گلوکاروں کی سی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہ وجدانی مذہبی موسیقی کے لے پر چیختے اور چلاتے ہیں اور کبھی سرگوشیاں کرنے لگتے ہیں۔ اس طرح ان کا لہجہ مسلسل تبدیل ہوتا رہتا ہے، یہ کبھی دھمکی آمیز ہوتا ہے اور کبھی پدرانہ۔ ان کے دعائیہ وقفوں میں حالیلویا، آمین اور خدا کی حمد و ثنا کی آوازیں بلند ہوتی رہتی ہیں۔

تبلیغی جہاد کرنے والوں کے اثرات بہت اہم ہیں جبکہ ان کے معترضین کا کہنا ہے کہ ان لوگوں کا طرزِ عمل نو آبادکاروں کا سا ہے۔ جو قدامت پسندانہ مغربی مذہب کو اس کی اقدار اور ثقافت سمیت مسلط کرنے کے لیے پرانے دور کے مشنریوں کا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔

یوگنڈا کے پروٹسٹنٹ چرچ کے ترجمان سے جب یہ پوچھا گیا کہ آیا ان مبلغین سے مستقل وجود رکھنے والے حربوں کو کوئی خطرہ لاحق ہے تو اس نے جواب دیا کہ یہ چرچ غربت کے مارے لوگوں کو تسکین مہیا کرتے نظر نہیں آتے جبکہ بونکے اور جمی سوگرٹ جیسے لوگ ایسا کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اس پہلو سے یہ لوگ یوگنڈا کے بڑے چرچ کے لیے یقیناً خطرہ ہیں۔

فی الوقت کوئی حکومت بھی جو اپنے آپ کو مذہبی آزادی کی علمبردار دکھانا چاہتی ہے ان مبلغوں پر پابندی عائد نہیں کر سکتی اور یوگنڈا کی حکومت اس صورتِ حال سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ اس ملک میں مذہب ہمیشہ سے ایک حساس مسئلہ رہا ہے اور حکومت اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ وہ کوئی پابندی عائد کر سکے۔ چرچ کے ترجمان کے الفاظ میں "اگر آپ جمہوریت بحال کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو آزادی اظہار کی اجازت دینی ہوگی۔ بونکے اگر سامعین کا ایک بڑا مجمع اکھٹا کر لیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے پاس دینے کے لیے کچھ ہے اگر حکومت یا ملک بڑے پیمانے پر وہ کچھ مہیا کر سکے۔ جس کی پیش کش بونکے کرتا ہے تو بونکے کو غیر مقبول بنانا آسان

ہوگا۔ وگرنہ آپ کچھ بھی نہیں کرسکتے۔

(ڈیویلپمنٹ فورم سے تلخیص۔ جے یو این انفارمیشن کمیٹی کے شعبہ معلومات نے شائع کیا)

ایشیا

ملائشیا: مہم کو ختم کریں۔ وزیراعظم کی مشاورتی کونسل کو تاکید

ملائشیا کے وزیراعظم داتوک سری ڈاکٹر مہاتیر محمد نے بدھ مت، عیسائیت ہندومت اور سکھ مذہب (ایم سی سی بی سی ایچ ایس) کی ملائشین مشاورتی کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ملائشیا میں اسلامی قوانین اور پروگرام کے خلاف عوامی دستخطی مہم فوری طور پر بند کر دیں اور خبردار کیا کہ اگر ان کی کارروائیوں نے نسلی فسادات کی شکل اختیار کی تو وہ اس کے لیے ان کو ذمہ دار ٹھہرائیں گے۔ انہوں نے اس خدشے کا اظہار کیا کہ گروپ کے مشترکہ اقدام سے ملک کی مختلف قومیتوں کے درمیان نسلی منافرت کو انگیخت ملے گی۔

ان کا اشارہ اس دستخطی مہم کی جانب تھا جسے کونسل نے حال ہی میں سلانگر (SELANGAR) اسلامی وضع قانون کے ایڈمنسٹریشن ایکٹ، ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اسلام پروگرام کی نشرواشاعت اور اعلیٰ تعلیمی اداروں میں اسلامی تہذیب کی تعلیم کے خلاف شروع کیا تھا۔ ایم سی سی بی سی ایچ ایس کا کہنا ہے کہ وہ ملائشیا میں مختلف نسلی اور مذہبی گروپوں کے درمیان ناچاقی پیدا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے اس کے برعکس گروپ ملائشیا کے آئین میں متعین اصولوں کی بنیاد پر ملک میں اتحاد کو مضبوط بنانے کی مہم چلا رہے ہیں۔

ڈاکٹر مہاتیر نے کہا کہ گروپ اگر چاہے تو وہ مسلمانوں کے لیے حکومت کے پروگرام اور پالیسی کے خلاف غیر مسلموں کے دستخط جمع کرنے کی مہم جاری رکھ سکتا ہے۔ لیکن اگر مسلمانوں نے جواب میں ایک غیر مسلم گروپ کے خلاف ایسی ہی مہم شروع کر دی تو پھر کیا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ یہ حساس ترین مسئلہ ہے اور میں ان سے پرزور مطالبہ کروں گا کہ وہ دستخطوں کی اس مہم کو فوری طور پر بند کر دیں۔ لیکن انہوں نے واضح کیا کہ ملک میں مذہب کی آزادی ہے اور حکومت نے ایسے علاقوں میں بھی جہاں بعض دفعہ مقامی حکام اجازت نہیں دیتے چرچ اور مندر قائم کرنے کی اجازت دی ہے۔